محمد رفیع مفتی

ممنوع نذریں

روٰی أن النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم قال[1]: لا نذر و لا یمین[2] فی معصیة اللّٰہ عز و جل و لا فیما لا یملك بن آدم و لا فی قطیعة رحم[3] و کفارته کفارة یمین[4].

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نذر اور قسم جائز نہیں اللہ بزرگ و برتر کی معصیت (کے کسی کام) میں، نہ اس چیز میں جس کا انسان مالک ہی نہ ہو اور نہ قطع رحمی کے کسی کام میں[1]، (اگر انسان نے اس طرح کے کسی کام میں نذر مانی یا قسم کھائی ہو تو وہ اسے توڑے) اور اس کا کفارہ دے[2] اور اس (نذر) کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے[3]۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ نذر میں انسان خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کوئی عمل کرتا ہے اور قسم میں انسان خدا کو اپنی بات کا گواہ بناتا ہے۔ معصیت کے کسی کام کے ذریعے سے نہ خدا کا شکر ادا کیا جا سکتا ہے اور نہ اسے کسی ایسے کام پر گواہ بنایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا معصیت کی قسم اور نذر، دونوں ہی ناجائز ہیں۔

اسی طرح یہ بات بھی ضروری ہے کہ انسان جس چیز پر کوئی قسم کھائے یا جس کے بارے میں کوئی نذر مانے، وہ چیز اس کی اپنی ملکیت ہو اور اسے اس پر حق تصرف حاصل ہو، ورنہ وہ اپنی قسم یا نذر پر عمل ہی نہ کر سکے گا۔ چنانچہ دوسرے کی ملکیت کے بارے میں نہ کوئی قسم کھانا جائز ہے اور نہ نذر ماننا۔

قطع رحمی اختیار کرنا، رشتوں کی جڑ پر کلہاڑا چلانا ہے، خدا کے نزدیک یہ سخت گناہ کی بات ہے۔ چنانچہ اس پر قسم کھا لینا یا اس حوالے سے کوئی نذر ماننا، دونوں ہی ممنوع ہیں۔

۲۔ نذر چونکہ آدمی کے ذمے قرض کی طرح واجب الادا ہوتی ہے، اس لیے اگر نا جائز ہونے کی بنا پر وہ نہیں بھی پوری کی جا رہی، تب بھی اس کا کفارہ دینا ہوگا۔

۳۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ آدمی دس مسکینوں کو اس معیار کا کھانا کھلائے، جو وہ عام طور پر اپنے اہل وعیال کو کھلاتا ہے یا انھیں پہننے کے لیے کپڑے دے یا ایک غلام آزاد کرے، اگر ان میں سے کچھ بھی میسر نہ ہو تو پھر وہ تین دن کے روزے رکھے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

متن کے حواشی

۱۔ اپنی اصل کے اعتبار سے یہ نسائی کی روایت، رقم ۳۸۱۲ ہے۔ بعض اختلافات کے ساتھ یہ مضمون یا اس کے کچھ حصے حسب ذیل (۶۴) مقامات پر نقل ہوئے ہیں:

احمد بن حنبل، رقم ۶۹۹۰، ۱۹۸۶۹، ۶۷۳۲، ۱۶۴۳۲، ۱۶۴۳۴، ۱۶۴۳۶، ۲۶۱۴۰، ۲۶۱۴۱، ۱۴۲۰۰؛ ابوداؤد، رقم ۳۲۷۴، ۳۲۷۲، ۳۲۷۳، ۳۲۵۷، ۳۲۹۰، ۳۲۹۲؛ نسائی، رقم ۳۷۹۲، ۳۸۴۹، ۳۸۵۰، ۳۸۵۱، ۳۸۱۳، ۳۸۳۳، ۳۸۳۴، ۳۸۳۵، ۳۸۳۶، ۳۸۳۷، ۳۸۳۸، ۳۸۳۹، ۳۸۴۰، ۳۸۴۱، ۳۸۴۸؛ ابن ماجہ، رقم ۲۱۲۴، ۲۱۲۵؛ دارمی، رقم ۲۳۳۷؛ صحیح ابن حبان، رقم ۴۳۹۱، ۴۳۹۲، ۴۳۵۵؛ بیہقی، رقم ۱۹۸۴۴، ۱۹۸۷۷، ۱۹۶۴۳، ۱۹۶۴۴، ۱۹۶۴۲، ۱۹۸۲۴، ۱۹۶۱۹، ۱۹۸۳۵، ۱۹۷۶۸، ۱۹۸۴۶، ۱۹۸۴۷، ۱۹۸۴۸، ۱۹۸۴۹، ۱۹۸۵۴، ۱۹۸۵۷، ۱۹۸۵۹، ۱۹۸۶۴؛ ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۴۵، ۱۲۱۵۷، ۱۲۱۵۸، ۱۲۱۵۴؛ بخاری، رقم ۵۷۰۰؛ مسلم، رقم ۱۱۰، ۱۶۴۱؛ ابویعلیٰ، رقم ۱۵۳۵، ۴۷۸۳؛ ترمذی، رقم ۱۵۲۴، ۱۵۲۵۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۶۹۹۰ میں 'فیما لا یملك بن آدم' (اس چیز میں جس کا انسان مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ پہلے آئے اور 'فی معصیة اللّٰه عز و جل' (اللہ بزرگ وبرتر کی معصیت میں) کے الفاظ بعد

میں آئے ہیں، ’ولا فی قطیعة رحم‘ (اور نہ قطع رحمی میں) کی جگہ ’ولا قطیعة رحم‘ (اور نہ قطع رحمی میں) کے الفاظ آئے ہیں اور اس میں ’وکفارته کفارة یمین‘ (نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے) کی جگہ ’فمن حلف علی یمین فرأی غیرها خیرا منها فلیدعها ولیأت الذی هو خیر فإن ترکها کفارتها‘ (چنانچہ جس نے کوئی قسم کھائی پھر اس سے مختلف بات کو اس سے زیادہ بہتر پایا تو اسے چاہیے کہ وہ قسم کو ترک کر دے اور اس بہتر بات کو اختیار کرے، کیونکہ اس کو ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے) کے الفاظ موجود ہیں، البتہ اس کی سند میں ضعف ہے، لہٰذا اس میں موجود مختلف بات ’فإن ترکها کفارتها‘ (کیونکہ اس کو ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے) کو ہم زیر بحث ہی نہیں لا رہے۔

بعض روایات مثلاً ابوداؤد، رقم ۳۲۷۴ میں ’وکفارته کفارة یمین‘ (نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے) کی جگہ ’ومن حلف علی یمین فرأی غیرها خیرا منها فلیدعها ولیأت الذی هو خیر فإن ترکها کفارتها‘ (اور جس نے کوئی قسم کھائی پھر اس سے مختلف بات کو اس سے زیادہ بہتر پایا تو اسے چاہیے کہ وہ قسم کو ترک کر دے اور اس بہتر بات کو اختیار کرے کیونکہ اس کو ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے۔) کے الفاظ موجود ہیں، البتہ اس کی سند میں ضعف ہے، لہٰذا اس میں موجود مختلف بات ’فإن ترکها کفارتها‘ (کیونکہ اس کو ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے) کو ہم زیر بحث ہی نہیں لا رہے۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

بعض روایات مثلاً نسائی، رقم ۳۷۹۲ میں ’فیما لا یملك بن آدم‘ (اس چیز میں جس کا انسان مالک ہی نہ ہو) کی جگہ ’فیما لا تملك‘ (اس میں جس کے تم مالک ہی نہیں) کے الفاظ آئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً نسائی، رقم ۳۸۱۲ میں ’لا نذر ولا یمین‘ (کوئی نذر اور قسم جائز نہیں) کے بجائے ’لا نذر‘ (کوئی نذر جائز نہیں) کے الفاظ ہیں اور ’اللّٰه عز وجل‘ (خدائے بزرگ و برتر) کے الفاظ کے بجائے ’اللّٰہ‘ کا لفظ روایت ہوا ہے۔

بعض روایات مثلاً نسائی، رقم ۳۸۵۰ میں ’معصية اللّٰه‘ (اللہ کی نافرمانی) کے بجائے ’معصية‘ (نافرمانی) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً دارمی، رقم ۲۳۳۷ میں ’لا نذر ولا یمین‘ (کوئی نذر اور قسم جائز نہیں) کے بجائے ’لا وفاء لنذر فی معصية اللّٰه‘ (اللہ کی معصیت کے کسی کام میں نذر کا پورا کرنا درست نہیں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۹۸۶۹ میں 'اللّٰه عز و جل' (اللہ بزرگ و برتر) کے بجائے 'اللّٰه تبارك و تعالٰی' (اللہ بلند و بابرکت) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً ابن حبان، رقم ۴۳۹۱ میں 'لا نذر و لا يمين فی معصية اللّٰه عز و جل و لا فيما لا يملك بن آدم' (کوئی نذر اور قسم جائز نہیں اللہ بزرگ و برتر کی معصیت میں، نہ اس چیز میں جس کا انسان مالک ہی نہ ہو) کے بجائے 'لا وفاء لنذر فی معصية و لا وفاء لنذر فيما لا يملك العبد أو بن آدم' (کسی معصیت میں نذر کو پورا کرنا درست نہیں اور نہ اس چیز میں جس کا بندہ یا انسان مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۴۵ میں 'لا يملك بن آدم' (انسان مالک نہ ہو) کے بجائے 'لا يملك العبد' (بندہ مالک نہ ہو) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۶۷۳۲ میں 'لا نذر و لا يمين فی معصية اللّٰه' (کوئی نذر اور قسم جائز نہیں اللہ کی معصیت میں) کے بجائے 'لا نذر الا فيما ابتغی به وجه اللّٰه' (صرف انھی کاموں کی نذر درست ہے جن سے اللہ کی رضا مطلوب ہوتی ہے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں اور 'و لا فی قطيعة رحم' (اور نہ قطع رحمی میں) کے بجائے 'و لا يمين فی قطيعة رحم' (اور نہ کوئی قسم جائز ہے قطع رحمی میں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں اور بعض روایات مثلاً ابوداؤد، رقم ۳۲۷۳ میں یہی الفاظ ہیں، لیکن 'ابتغی' (چاہنا) کے بجائے 'يبتغی' (چاہتا ہے) کے الفاظ ہیں۔

بعض روایات مثلاً ابن حبان، رقم ۴۳۹۲ میں 'لا نذر و لا يمين فی معصية اللّٰه' (کوئی نذر اور قسم جائز نہیں اللہ کی معصیت میں) کے بجائے 'لا وفاء لنذر لابن آدم فی معصية' (ابن آدم کے لیے کسی معصیت میں کوئی نذر پورا کرنا جائز نہیں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۱۹۸۳۵ میں 'كفارته كفارة يمين' (اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے) کے بجائے 'كفارة النذر كفارة اليمين' (نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً نسائی، رقم ۳۸۴۸ میں 'معصية' (گناہ) کے بجائے 'المعصية' (گناہ) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۵۴ میں 'و لا فيما لا يملك بن آدم' (اور نہ اس چیز میں جس کا

انسان مالک ہی نہ ہو) کے بجائے 'لیس علی رجل نذر فیما لا یملك' (آدمی پر اس چیز میں نذر نہیں جس کا وہ مالک ہی نہ ہو) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۱۹۶۴۴ میں زیر بحث روایت سے متعلق الفاظ کے بعد 'من حلف علی یمین فرأی غیرھا خیرا منھا فلیدعھا ولیأت الذی ھو خیر فإن ترکھا کفارتھا' (اور جس نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اس سے بہتر کوئی کام اس کے سامنے آیا تو اسے چاہیے کہ قسم کو چھوڑ دے اور اس بہتر کام کو اختیار کرے، کیونکہ اسے ترک کرنا ہی اس کا کفارہ ہے) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

درج بالا روایت کا مضمون بیہقی، رقم ۱۹۶۴۳ میں ان الفاظ میں بیان ہوا ہے:

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: من طلق ما لا یملك فلا طلاق له ومن أعتق ما لا یملك فلا عتاقة له ومن نذر فیما لا یملك فلا نذر له ومن حلف علی معصیة اللّٰه فلا یمین له ومن حلف علی قطیعة رحم فلا یمین له.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس (عورت) کو طلاق دی جو اس کے نکاح ہی میں نہیں تو اس کی کوئی طلاق نہیں، جس نے اس غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیا جس کا وہ مالک ہی نہیں تو اس کا آزاد کرنا کوئی چیز نہیں، جس نے اس چیز میں نذر مانی جس کا وہ مالک ہی نہیں تو اس کی کوئی نذر نہیں، جس نے اللہ کی معصیت کا کوئی کام کرنے کی قسم کھائی تو اس کی کوئی قسم نہیں اور جس نے قطع رحمی کی قسم کھائی تو اس کی بھی کوئی قسم نہیں۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

بعض روایات مثلاً ابن حبان، رقم ۴۳۵۵ میں 'لا نذر ولا یمین فی معصیة اللّٰه عز وجل ولا فیما لا یملك بن آدم ولا فی قطیعة رحم' (کوئی نذر اور قسم جائز نہیں اللہ بزرگ و برتر کی معصیت میں، نہ اس چیز میں جس کا انسان مالک ہی نہ ہو اور نہ قطع رحمی میں) کے بجائے 'لا یمین علیك ولا نذر فی معصیة ولا فی قطیعة رحم ولا فیما لا تملك' (تمھارے اوپر معصیت کے کسی کام میں، قطع رحمی میں اور اس چیز میں جس کے تم مالک ہی نہ ہو، نہ کوئی قسم لازم ہے نہ کوئی نذر) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۱۹۶۴۲ میں 'لا نذر ولا یمین' (نہ کوئی نذر اور نہ کوئی قسم) کے الفاظ کے بجائے 'لا یمین ولا نذر' (نہ کوئی قسم اور نہ کوئی نذر) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں اور 'فی معصیة اللّٰه' (اللہ کی معصیت میں) کے بجائے 'فیما یسخط الرب' (جس میں رب ناراض ہوتا ہے) کے الفاظ روایت ہوئے

ہیں۔

بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۱۹۸۲۴ میں 'معصية الله' (اللہ کی معصیت) کے بجائے 'معصية الرب' (رب کی معصیت) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

بخاری، رقم ۵۷۰۰ میں کچھ الفاظ اسی روایت سے متعلق آئے ہیں:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على ملة غير الإسلام فهو كما قال وليس على بن آدم نذر فيما لا يملك ومن قتل نفسه بشيء في الدنيا عذب به يوم القيامة ومن لعن مؤمنا فهو كقتله ومن قذف مؤمنا بكفر فهو كقتله.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت پر ہونے کی (جھوٹی) قسم کھائی تو وہ اسی ملت میں شمار ہوگا، انسان پر اس چیز میں کوئی نذر نہیں جس کا وہ مالک ہی نہ ہو، جس نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز سے مار ڈالا تو اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا، جس نے کسی مومن پر لعنت کی تو یہ چیز اسے قتل کر ڈالنے کی مثل ہے اور جس نے کسی مومن پر کفر کا بہتان لگایا تو یہ چیز بھی اس کے قتل ہی کی مثل ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

بعض روایات مثلاً مسلم، رقم ۱۱۰ میں اس درج بالا حدیث کے الفاظ 'على ملة غير الإسلام' (اسلام کے علاوہ کسی ملت پر) کے بجائے 'على يمين بملة غير الاسلام كاذبا' (اسلام کے علاوہ کسی ملت پر جھوٹی قسم) کے الفاظ، 'بشيء في الدنيا' (کسی چیز سے دنیا میں) کے بجائے 'بشيء' (کسی چیز کے ساتھ) کے الفاظ، 'على بن آدم' (انسان پر) کے بجائے 'على رجل' (آدمی پر) کے الفاظ ہیں اور 'فيما لا يملك' (اس چیز میں جس کا وہ مالک نہیں) کے بجائے 'في شيء لا يملكه' (اس چیز میں جس کا وہ مالک نہ ہو) کے الفاظ اور 'ومن لعن مؤمنا فهو' (جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ) کے بجائے 'لعن المؤمن' (مومن پر لعنت کرنا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ اس روایت میں مزید 'ومن ادعى دعوى كاذبة ليتكثر بها لم يزده الله إلا قلة ومن حلف على يمين صبر فاجرة' (جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے جھوٹا دعویٰ کرے گا تو اللہ اس کے مال کو کم ہی کرے گا اور جس نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی (تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غصے ہوگا)) کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ بعض روایات مثلاً ابو داؤد، رقم ۳۲۵۷ میں 'على ملة غير الإسلام' (اسلام کے علاوہ کسی ملت

پر) کے بجائے 'بملة غير ملة الاسلام كاذبا' (ملت اسلام کے علاوہ کسی ملت پر جھوٹی) کے الفاظ اور 'فيما لا يملك' (اس چیز میں جس کا وہ مالک نہیں) کے بجائے 'فيما لا يملكه' (اس چیز میں جس کا وہ مالک نہیں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ بعض روایات مثلاً نسائی، رقم ۳۸۱۳ میں 'على ملة غير الإسلام' (اسلام کے علاوہ کسی ملت پر) کے بجائے 'بملة سوى ملة الاسلام كاذبا' (ملت اسلام کے علاوہ کسی ملت پر جھوٹی) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۲ میں 'يوم القيامة' (قیامت کے دن) کی جگہ 'في الآخرة' (آخرت میں) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں اور 'ومن قذف مؤمنا بكفر' (جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی) کے بجائے 'من رمى مؤمنا بكفر' (جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۴ میں 'من حلف على ملة غير الإسلام' (جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت پر ہونے کی قسم کھائی) کے بجائے 'من حلف على يمين بملة سوى الإسلام' (جس نے اسلام کے علاوہ کسی ملت پر ہونے کی قسم کھائی) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ بعض روایات مثلاً احمد بن حنبل، رقم ۱۶۴۳۶ میں 'غير الإسلام' (اسلام کے علاوہ) کے بجائے 'سوى الإسلام' (اسلام کے سوا) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔ بعض روایات مثلاً بیہقی، رقم ۱۹۶۱۹ میں 'على ابن آدم' (انسان پر) کے بجائے 'على المؤمن' (مومن پر) کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

بیہقی، رقم ۱۹۸۶۴ میں زیر بحث روایت کے مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من نذر نذرا لم يسمه فكفارته كفارة يمين ومن نذر نذرا في معصية الله عز وجل فكفارته كفارة يمين ومن نذر نذرا لم يطقه فكفارته كفارة يمين ومن نذر نذرا فأطاقه فليف به.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غیر متعین نذر مانی، اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے، جس نے اللہ بزرگ و برتر کی معصیت میں نذر مانی، اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے، جس نے ایسی نذر مانی جو اس کے بس ہی میں نہیں، اس کا کفارہ بھی وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے، اور جس نے ایسی نذر مانی جسے وہ پورا کر سکتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔''

مسلم، رقم ۱۶۴۱ میں اسی روایت سے متعلق حصہ درج ذیل واقعے کے سیاق میں لایا گیا ہے:

روى أن أسرت امرأة من الأنصار وأصيبت العضباء فكانت المرأة فى الوثاق وكان القوم يريحون نعمهم بين يدى بيوتهم فانفلتت ذات ليلة من الوثاق فأتت الإبل فجعلت إذا دنت من البعير رغا فتتركه حتى تنتهى إلى العضباء فلم ترغ قال وناقة منوقة فقعدت فى عجزها ثم زجرتها فانطلقت ونذروا بها فطلبوها فأعجزتهم قال ونذرت للّٰه إن نجاها اللّٰه عليها لتنحرنها فلما قدمت المدينة رآها الناس فقالوا العضباء ناقة رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقالت إنها نذرت إن نجاها اللّٰه عليها لتنحرنها فأتوا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فذكروا ذلك له فقال سبحان اللّٰه بئسما جزتها نذرت للّٰه إن نجاها اللّٰه عليها لتنحرنها لا وفاء لنذر فى معصية ولا فيما لا يملك العبد، ...(وفى رواية أخرىٰ) لا نذر فى معصية اللّٰه.

”یہ روایت کیا گیا ہے کہ انصار کی ایک عورت گرفتار ہوگئی اور (اس کے ساتھ) عضبا اونٹنی بھی پکڑی گئی۔ (گرفتار کرنے والوں نے) عورت کو باندھا ہوا تھا۔ ایک رات جبکہ وہ لوگ اپنے گھروں کے سامنے جانوروں کو آرام پہنچا رہے تھے، وہ عورت اپنے بندھن سے آزاد ہوگئی اور اونٹوں کے پاس آئی۔ وہ جونہی کسی اونٹ کے قریب جاتی، وہ آواز کرنے لگتا، یہاں تک کہ جب وہ عضبا اونٹنی کے پاس آئی تو اس نے کوئی آواز نہیں نکالی، راوی کہتا ہے کہ وہ بڑی سدھائی ہوئی اونٹنی تھی۔ وہ عورت اس پر سوار ہوئی اور (چلانے کے لیے) اسے ڈانٹا، تو وہ چل پڑی۔ لوگوں کو اس (عورت کے بھاگنے) کی خبر ہوگئی، چنانچہ انھوں نے اسے پکڑنے کے لیے اس کا پیچھا کیا، لیکن عضبا نے ان کو تھکا دیا۔ راوی کہتا ہے کہ اس عورت نے اللہ کے لیے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے اس اونٹنی کے ذریعے سے نجات دے دی تو وہ ضرور اس کی قربانی کرے گی۔ پھر جب وہ مدینہ پہنچی تو لوگوں نے اسے (اور اس کی اونٹنی کو) دیکھا تو کہنے لگے یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی عضبا ہے، (لاؤ، اسے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جائیں) تو اس عورت نے کہا: میں نے یہ نذر مانی ہے کہ اگر اللہ نے مجھے اس اونٹنی کے ذریعے سے نجات دے دی تو میں ضرور اس کی قربانی کروں گی۔ چنانچہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ بیان کیا تو آپ نے اس عورت سے فرمایا: سبحان اللہ، تو نے اسے کیسا برا

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net

بدلہ دیا، تو نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ نے تجھے اس اونٹنی
کے ذریعے سے نجات دے دی تو تو اس کو ذبح کر
دے گی، (یاد رکھو) کسی معصیت میں نذر کو پورا کرنا
درست نہیں، نہ اس چیز میں جس کا بندہ مالک ہی نہ
ہو...(اور ایک دوسری روایت میں ہے) اللہ کی
معصیت میں کوئی نذر نہیں ہوتی۔''

یہی واقعہ کم وبیش انھی الفاظ میں بیہقی، رقم ۱۹۸۷۷ میں بھی بیان ہوا ہے۔

۲۔'و لا یمین' کے الفاظ احمد بن حنبل، رقم ۶۹۹۰ سے لیے گئے ہیں۔

۳۔'و لا فی قطیعة رحم' کے الفاظ سنن البیہقی، رقم ۱۹۶۴۴ سے لیے گئے ہیں۔

۴۔'و کفارته کفارة یمین' کے الفاظ سنن ابی داؤد، رقم ۳۲۹۰ سے لیے گئے ہیں۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.ghamidi.net